



مجلسِ تحقیقاتِ اسلامی
محدث فتویٰ

سوال

(143) میت کی تدفین کے بعد لوگوں کو کھانے کی دعوت دینا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آدمی کے فوت ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ بعد لواحقین، اہل محلہ اور گاؤں کے عام لوگوں کو کھانے کی دعوت دیتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں اس کا کیا حکم ہے؟ (محمود الحسن سلیم، سکرو، بلتستان) (۱۱ جون ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کھانے کی ایسی مجالس میں شرکت نہیں کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ یہ طریق کار سنت نبوی سے ثابت نہیں۔ حدیث میں ہے :

‘مَنْ أَدْعَتْ فِي أَمْرِنَا بِذَلِكَ لَيْسَ مِنْهُ فَوَزِدْ’ (صحیح البخاری، باب إِذَا اضْطَلُّوا عَلَى صَلَاحٍ جَوْزِفًا لَصَلَحٍ مَزْدُودٌ، رقم: ۲۶۹۷)

”یعنی جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے۔“

یاد رہے سوئم، دسواں یسواں، چالیسواں، پچھماہی، برسی وغیرہ سب بدعات کے زمرہ میں شامل ہیں۔

”شرح المنہاج“ نووی اور حنفی فقہ کی کتابوں میں ہے۔

‘إِتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ وَالْخَامِ وَالْعَاثِرِ وَالْعِشْرِينَ وَغَيْرِهَا بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ’

یعنی مذکورہ امور قبیح بدعت ہیں۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ حاکم شفاء اللہ مدنی



جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 178

محدث فتویٰ